محمد سخاوت

کشفُ العوالم

ملفوظ حضرت شاہ برہان الدین جانمؒ بیجاپوری

حضرت میران جی شمس العشاق بیجاپوری (سلسلہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو درازؒ) وفات ۹۰۲ھ اور ان کے صاحبزادے حضرت شاہ برہان الدین بیجاپوری المتوفی ۹۹۰ھ؟ قدیم اردو کے یوں کہیے کہ لیڈنگ اسٹار یعنی درخشاں ستارے تھے جو حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سرہ وصال ۸۲۵ھ کے مشہور صوفی باکمال گزرے ہیں جو محتاج تعارف نہیں۔ ہم کو حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے ملفوظات کا ایک رسالہ "کشف العوالم" کے نام سے علم تصوف میں کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں دستیاب ہوئی تھی جو اسرار معارف کا گنجینہ اور بعض آیات قرآنی کا ترجمہ و تفسیر لاجواب ہے جس کو آپ کے کسی خاص مرید نے قلمبند کیا ہے جو اغلب ہے کہ حضرت موصوف کے زمانۂ حیات میں قلمبند کی گئی ہو جو ایک مجموعہ رسائل تصوف حضرت شیخ محمد عبدالحق مخدوم ساوی قدس سرہ بیجاپوری وصال ۱۱۶۵ھ فن میلاپور (مدراس) اور ان کے خلفاء شیخ ابوالحسن قربی ویلوری ف ۱۱۸۲ھ اور آپ کے صاحبزادگان اقطاب ویلوری کے رسائل میں شامل ہے جس میں حسب ذیل رسائل ہیں:۔

۱۔ غایۃ التمثیل مصنفہ عبدالحق ساوی ۲۔ رسالہ استغناء، مخدوم ساوی ۳۔ مفتاح الاسرار، غلام محی الدین ویلوری قطب ویلوری ۴۔ رسالہ زاد الطالبین ۵۔ رسالہ اسم اللہ مخدوم ساوی ۶۔ تفصیل المراتب فی الجوار المراقب، ابوالحسن محوی مقبرہ حضرت قربیؒ۔

اس مجموعہ کا کاتب محمد محی الدین قادری اور کتابت ۱۵ ر رمضان ۱۲۷۵ھ نیلور (مدراس) نقل کی گئی۔

رسالہ زیر بحث ۱۸ صفحات فلسکیپ سائز پر مشتمل ہے اور ہر صفحے پر سترہ سطریں ہیں جو اس مجموعہ کا رسالہ ۴ ہے۔

عنوان

کشف العوالم، نام این رسالہ، کلام حضرت شاہ برہان الدین ابن حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق قدس سرہٗ۔

آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمدللہ حمداً کثیراً وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد چنین میگوید متقدو طالب قدوۃ المحققین سلطان العارفین اکمل الواصلین شمس الحق والدین بندگی حضرت شاہ برہان الدین ابن حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق قدس سرہ کہ روزے یک طالب صفاتِ حق و عاشق

عنوان

اس رسالہ کا نام کشف العوالم ہے جو حضرت شاہ برہان الدین ابن حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق قدس سرہ کا کلام ہے۔

آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمدُ للہِ حمداً کثیراً وسُبحان اللہِ بکرۃً واصیلاً وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد! احقر جو محققین میں برگزیدہ اور عارفوں کے بادشاہ اور واصلین حق سبحانہٗ میں اکمل، شمس الحق والدین بندگی حضرت شاہ برہان الدین ابن حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق قدس سرہ کا معتقد اور طالب ہے۔ عرض کرتا ہے کہ ایک روز ایک طالب جو

ذات مطلق پرسید کہ اے شاہ حق آگاہ جملہ چند عالم اند؟ ۔ ساعتے از بہر آں جواب در باطن خود مشتغل شدم و توجہ بدرگاہ اللہ کردم، ناگہاں از عالم غیب لاریب در باطنم جواب بر صواب یافتم بموافق آیت کریمہ و نص عظیمہ کہ در صدر کتاب مسطور است کہ جملہ ہفت عالم اند و عالم آں عالم نیز ہفت اند بدانکہ عالم بمرتبہ حبہ و عالم سنبل، و در ہر سنبل صد حبہ است کہ از یک حبہ پیدا می آیند ۔ و این جملہ عالم بود، خود انسانی یافتہ بود بحسب

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

کہ بوجود انسانی ہفت می تواں یافتن ہر کہ برآں مرتبہ برسید ازاں ہفت مرتبہ تماشا نماید ۔ بموافق آیۃ

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ

صفاتِ خداوندی کا مشتاق اور اس ذاتِ مطلق سبحانہ کا عاشق تھا ۔ اس نے آپ سے یہ سوال کیا کہ اے شاہ حق آگاہ! یہ ارشاد فرمائیے کہ جملہ عالم کتنے ہیں؟ تو کچھ دیر اس کو جواب دینے کے لیے آپ اپنے قلب اور بارگاہِ خداوندی کی طرف متوجہ ہوئے ۔ دفعتہً اس بارگاہ عالم غیب سے ایک جواب صائب یہ القا ہوا جو اس آیت کریمہ اور نص عظیم کے بالکل مطابق تھا جو قرآن شریف کے ابتدائی صفحات میں موجود ہے ۔ یعنی جملہ سات عالم اور ان عالم میں بھی سات عالم ہیں ۔ یہ جان لو کہ عالم کی مثال ایک تخم کی ہے اور عالم گویا سنبل ہے اور ہر سنبل (یعنی خوشہ) میں سو تخم ہوتے ہیں جو ایک ہی تخم سے وجود پذیر ہوتے ہیں ۔ یہ سب ایک ہی عالم ہے جو ایک انسان میں پایا جاتا ہے ۔ بقول مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔ انسان کے وجود میں تم ان سات مراتب کو پاسکتے ہو ۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ گیا تو وہ ان سات مراتب کا نظارہ کرتا ہے بفحوائے آیتِ کریمہ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ لہ

لہ پارہ تلک الرسل رکوع ۳۵

یعنی آں کسانے کہ یک دانہ خراج کنند در راہ خدائے تعالیٰ عوض آں دانہ ہفت خوشہ بیابند کہ در ہر خوشہ صد دانہ باشد۔ خدائے تعالیٰ چنداں اضعاف می کند چنداں کہ می خواہد زیراکہ او واسع و علیم است۔

پس در راہ خدائے تعالیٰ ہمیں وجود انسانی کہ در و ہفت مرتبہ اند والاالانسان نظر روح معرفت است و خرچ کن این مال مرشد کامل است و خرچ آں بموافق خود بتو کند تا درست توحید نرفتہ یابی، آں ہفت مرتبہ را دریابد و در راہ او خرچ کند یعنی ہمہ مراتب در پس گزارد تا خدائے تعالیٰ اورا تماشائے چند عالم بنماید و آں مراتب عالم اورا حاصل کند۔

طالب پرسید کہ ہمدریں وجود انسانی آں عالم کدام است؟

جواب دادہ شد کہ اے طالب یکے عالم جسمانی بہ پنج حواس تعلق دارد۔ یکے حس باصرہ، دوم سامعہ سوم ذائقہ، چہارم شامہ، پنجم لامسہ۔

یعنی وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دانہ خرچ کرتا ہے۔ اس کے معاوضہ میں اللہ تعالیٰ اس کو سات خوشے والا ایک دانہ (بڑا خوشہ) عطا فرماتا ہے جس کے ہر خوشہ میں سو دانے ہوتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ اس میں جس قدر چاہتا ہے اضافہ کردیتا ہے۔ کیونکہ اس کا نام واسع اور علیم ہے۔

غرض خدا کی راہ میں بھی اسی وجود انسانی میں اللہ تعالیٰ نے سات مرتبے رکھے ہیں۔ نظر روح معرفت ہے۔ خرچ کرو اس مال کو سے مراد مرشد کامل ہے جو اس کو اپنے صواب دید کے لحاظ سے تم پر خرچ کرتا ہے تاکہ تم توحید کو صحیح طور پر استعمال کرسکو اور ان سات مرتبوں کو حاصل کرلو اور ان کو خدا کی راہ میں نذر کردو یعنی سالک اپنے مراتب کو فنا کردے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو کئی جہانوں کے نظارہ کی توفیق عطا کرکے اس عالم کے مراتب اس کو بخش دے۔

طالب نے سوال کیا کہ اس وجود انسانی میں وہ عالم کون سے ہیں؟

تو آپ نے جواب دیا کہ اے طالب اسن کہ ایک تو یہ عالم جسمانی ہے جس میں پانچ حواس ہیں یعنی پہلی تو قوتِ باصرہ، دوسری قوتِ سامعہ، تیسری ذائقہ، چوتھی شامہ، پانچویں قوتِ لامسہ ہے۔

وہفت عوالم آنکہ اول عالمِ جسمانی، دویم عالم نفسانی، سیوم عالم قلبی، چہارم عالم روحانی، پنجم عالم سری ششم عالم نورانی، ہفتم عالم ذاتی۔

پس بدانکہ عالمِ جسمانی بعالمِ جسم تعلق دارد، وعالمِ نفسانی بعالمِ نفس تعلق دارد وعالمِ قلبی بعالمِ قلب تعلق دارد وعالمِ روحانی بعالمِ روح تعلق دارد وعالمِ سری بعالمِ سر تعلق دارد وعالمِ نورانی بعالمِ نور تعلق دارد وعالمِ ذاتی بعالمِ ذات تعلق دارد

دیدم کہ طالب طلب برایضاح جملہ عوالم است از بہر کشف آں عوالم برسالہ پرداختم وایں رسالہ را کشف العوالم نام نہادم۔ ہفت باب وہفت فصل تا ہرکہ بخواند باید کہ برآیت مذکور عمل نماید تا حق سبحانہ تعالیٰ برحکم آں عمل فرماید بحرمت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

+ + +

باب اول در بیانِ عالمِ جسمانی وجسم۔

اب سات عوالم یہ ہیں۔ یعنی پہلا عالمِ جسمانی دوسرا نفسانی، تیسرا عالم قلبی، چوتھا عالمِ روحانی پانچواں عالم سری، چھٹا عالم نورانی، ساتواں عالم ذات۔

غرض تم یہ جان لو کہ عالم جسمانی کا تعلق جسم سے اور عالم نفسانی کا تعلق نفس سے اور عالم قلبی کا تعلق قلب اور عالم روحانی کا روح سے اور عالم سری کا سر سے اور عالم نورانی کا نور سے اور عالم ذات کا ذاتِ (حق سبحانہ) سے ہے۔

چونکہ میں نے یہ محسوس کیا کہ طالب ان تمام عوالم کی وضاحت کا خواہش مند ہے اس لیے ان تمام عوالم کے انکشاف کے لیے میں نے یہ رسالہ تدوین کیا۔ اور اس رسالے کا نام "کشف العوالم" رکھا۔ جو سات ابواب اور سات ہی فصلوں پر مشتمل ہے تاکہ ہر شخص جو اس کو پڑھے وہ ایک مذکور پر عمل کرے تاکہ حق سبحانہ تعالیٰ اس کے مندرجہ حکم کے مطابق اس کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ بحرمت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

اس باب میں بدلائل آیاتِ قرآنی واحادیث نبوی استدلال فرمایا گیا ہے۔ مثلاً
حدیث شریف الانسان بنیان ربہ = علیٰ صورتہ (خلق الانسان علیٰ صورتہ)

اسی طرح عالم نفس وقلب، عالم روحانی، سرونور اور پر ابواب دوم وسوم وچہارم وپنجم تا ہفتم بحث فرمائی گئی ہے۔

اور ہر فصل کے ختم پر یہ دعا ہے۔ مثلاً

خاتمہ باب اول ؏۔ معاذ اللہ من تعلق جسم

" باب دوم ؏۔ معاذ اللہ من النفس

" باب سوم ؏۔ اللّٰہم اھدنا علی صراط القلب

" باب چہارم ؏۔ اللہم اھدنا الی مقام الروح

خاتمہ ؏۔ اللہم اعطنی اسرار الوحدۃ

اکنوں از خدائے تعالیٰ خواہم کہ تو عالم نورانی ونور برما کشف نمائی کہ از دریائے نور وحدت شعلہ ہائے فانی فی اللہ از دروں من سر برمی آرد تا بصفتِ جلال وصال جمال بے مثال وصل شود۔ لیس فی جبتی سوی اللہ وسبحانی ما اعظم شانی۔

اب میں خدائے تعالیٰ سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ عالم نورانی اور نور کو ہم پر منکشف فرمائے تاکہ دریائے نور وحدت سے فانی فی اللہ کے شعلے مرے دل سے بھڑک اٹھیں تاکہ وصال کے جلال کی صفت اور جمال کا وصل حاصل ہوجائے بقول لیس فی جبتی سوی اللہ وسبحانی ما اعظم شانی (بقول شیخ جنید بغدادی وحضرت بایزید بسطامیؒ)

النور حاصل الذات مجمع الصفات واصل وصول شد عاشق معشوق۔

غرض نور سے ذات باری جو مجمع الصفات (کمال) ہے۔ اس طرح عاشق ومعشوق کا وصال حاصل ہوگیا۔

اللّٰہم انظرنی فی الوصال وارزقنی صفات الکمال الفقر لا یحتاج الا لنفسہ و الا الی ربہ۔

یا خداوندا! تو وصال میں مجھ کو دیکھ اور صفات کمال عطا فرما۔ فقر میں نفس پرستی کی احتیاج نہیں سوائے رب الارباب کے۔

عالم اسمائے ذاتی کہ در تو پدید آمد نہ از فیض اثر ذات، در ظہور نمودار

اسمائے ذاتی حق تعالیٰ کا عالم تجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ وہ ذات کے اثرات کا فیض ہے جو ظہور

شدند کہ باں ذات، خود را ذات دانی و بہیچ وجہ مشغول تکلفات نشوی ۔

منظومہ ـــ ۵

میں منظر عام پر آئے ہیں کہ اُس ذات میں خود کو (فنا کرکے) ذات ہی تصور کرے اور کسی بھی وجہ سے تکلفات میں مشغول نہ ہو ۔

ترجمۂ اشعار

چوں میسر ذات باشد مر ترا
وحدت آں ذات باشد جابجا
در شراب شرب وحدت ذات او
ناز و راز ہر زماں بکند. بتو
زید را اوصاف خود را بر تو داد
جلوۂ دیدار خود بر تو نہاد

۱۔ جب تجھ کو خاص طور پر ذات تک رسائی ہوجائے تو جابجا اس ذات سے وحدت و یگانگت حاصل ہوگی

۲۔ اُس کی ذات شراب وحدت کے پینے میں، تجھ سے ہر وقت ناز اور راز سے پیش آئے گی۔

۳۔ زید کو اپنے اوصاف عطا فرمائے۔ اور اپنے دیدار کا جلوہ تجھ کو بخش دیا۔

جرعہ مئے ہستی بمستی در کام جان تو آن ساقی وحدت بچشاند کہ تراز تو اثر نماند آن مستی ذات مطلق آن چناں ذوق در تو سیر کند کہ جملہ عین خود گردد۔ زہے عنایت معشوق کہ عاشق مجازی را بمرتبۂ حقیقی برساند۔

ہستی کی شراب کا گھونٹ مستی تیری جان و روح کا مزہ حلق میں وہ ساقی وحدت اس وقت چکھا دیتا ہے کہ تجھ میں تیرا اثر باقی نہ رہے۔ ذاتِ مطلق کی مستی کا ذوق تجھ میں اس قدر سرایت کرجاتا ہے کہ تو خود وہی ہو جاتا ہے۔ معشوق کی یہ عجیب عنایت ہے کہ عاشق مجازی کو مرتبہ حقیقی تک پہنچا دیتا ہے

اللّٰھم ارزقنا بکمال المحبوب وبجمال المحبوب وانصرنا بکمال المحبوب

اے اللہ ہم کو کمال محبوب اور جمال محبوب سے سرفراز فرما۔ اور محبوب کا کمال ہم کو عطا فرما۔

ختم الرسالۃ

چوں این کلمات بر نکات بیان ذات وصفات از فیض البرکات خصوصاً مرشد العارفین، امام العاشقین، شمس الحق والدین قدس سرہ العزیز (میراں جی

خاتمہ

جب یہ کلمات جو ذات وصفات الٰہی کے نکات پر مبنی ہیں برکات کے فیض سے خصوصاً مرشد العارفین، امام العاشقین، شمس الحق والدین قدس سرہ العزیز (میراں جی شمس العشاق) اور

شمس العشاق، ونورچشم حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق قدس سرہٗ العزیز طالب را ادا کردہ شد و بمطلوب و معشوق وے راسپردہ شد آں طالب از نہایتِ ذات متحیر گشت وزبان او بگفتن لال شد

ولیکن بدیں بیان بامرشد خود گفت کہ اے حضرت مرشد کامل بحق واصل! ازادائی ایں بیان مقصود خود راعیان دیدم ورسیدم وچشیدم کہ اگر خود راخود نظر کردم ندیدم مگر اوست در مغز وپوست بلکہ در ہر ذرہ ذات کائنات بجز او ندیدم ۔ ایں گوینندہ وشنوندہ وبینندہ عین اوست۔

* * *

خاتمہ

مقام ہو اللہ ووراء اللہ او داند ودرزدن نتواندکہ التوحید قطع الاضافات حاصل کردن

اِذا تمّ الفقر ھو اللہ

مشاہدہ نمودن کار کاملان و واصلان است۔

الٰہی! جملہ طالبان را بخود برسانی

ان کے نورچشم یعنی حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق قدس سرہ العزیز نے طالب کو عطا فرمائے اور اس کے مطلوب اور معشوق کو حوالہ فرمایا تو طالب ذاتِ (حق) کی لانہایت سے متحیر ہوگیا اور اس کی زبان اس کے عطیہ سے گونگی ہوگئی۔

لیکن اس گفتگو کے متعلق اپنے مرشد سے عرض کی کہ اے حضرت مرشد کامل بحق واصل! ان ارشادات کے بیان کرنے سے میں نے اپنے مقصود کو صاف طور پر مشاہدہ کرلیا اور اس تک پہنچ گیا اور اس کا مزہ چکھ لیا۔ حتیٰ کہ اگر میں خود پر بطور خدا نظر ڈالتا ہوں تو اس کے سوا میں نے اپنے منفرد پوست (جسم وجان) میں کچھ نہ دیکھا۔ بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں سوائے اس کے (حق سبحانہ کے) مجھے کچھ نظر نہیں آیا - یہ بولنے والا، سننے والا اور دیکھنے والا اس کا عین ہے۔

خاتمہ

مقام ہو اللہ اور وراء اللہ (ذات) کو وہی جانے اور دم نہ مارے کیونکہ التوحید اضافتوں کے قطع کرنے کا اور حاصل کرنے کا نام ہے۔ بقول

اذا تمّ الفقر ھو اللہ -

"جب فقر کمال کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ باقی رہتا ہے"

اس کا مشاہدہ کاملین اور واصلین کا ہی کام ہے۔

یا اللہ! جملہ طالبوں کو اپنے تک پہنچا دے

وآب حیات عشق ومحبت خود را بچشانی وپردہ از جمال بکشای ولقائے لامثال خود کہ بنمائی ودر تصرف ذات خود محرم گردانی بجز تو ترا نہ بیند ونہ خواہد ہرچہ خواہش تست خود پیش او گردد بحرمت النبی وآلہ الامجاد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

تمت الکتاب التوحید۔ تحریر فی التاریخ شانزدہم ماہ ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۷۸ھ ہجری مقدسہ اتمام یافت۔ الراقم محمد محی الدین غفر اللہ ذنوبہ وستر اللہ عیوبہ۔

اور اپنے عشق ومحبت کا آب حیات اُن کو چکھادے اور اپنے جمال کا پردہ اُٹھادے اور اپنے بے مثل دیدار کو دکھادے اور اپنی ذات کے تصرف سے واقف کردے تاکہ وہ تجھ کو تیرے سوا نہ دیکھے اور کچھ نہ چاہے۔ جو کچھ تیری خواہش ہے اس کے پیش نظر رہے۔ حضرت نبی کریم اور آلہ الامجاد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے۔

کتاب توحید اتمام کو پہنچی۔ کتابت بتاریخ ۱۶ ذیقعدہ بروز جمعہ ۱۲۷۸ھ تمام ہوئی۔

کاتب محمد محی الدین خدائے تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردے اور اس کے عیوب کو مخفی رکھے۔

❖ ❖ ❖

شاہ ولی اللہؒ کی تعلیم (اُردو)

از

پروفیسر غلام حسین جلبانی

پروفیسر جلبانی ایم۔ اے سابق صدر شعبہ عربی سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ وتحقیق کا حاصل یہ کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہ کی پوری تعلیم کا احصار کیا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔ پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تھا اور قدردان پڑھنے والوں کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔ معیار طباعت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی ۔صدر۔ حیدرآباد۔ سندھ